رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ بلیغ الدین رحمۃ اللہ علیہ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر دکھا کر عمیر نے پوچھا کہ......اسے پہچانتے ہو؟ صفوان سمجھ گیا کہ کس کی چادر تھی۔ مگر منہ سے وہ کچھ نہ بولا۔ عمیر بن وَہَب نے اس چادر کو فرطِ عقیدت سے چوما، آنکھوں سے لگایا۔ پھر بتایا کہ یہ ردائے مبارک جمیل الشیم، شفیع الامم، صاحبِ الجودِ والکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے......صفوان! تم بڑے خوش نصیب ہو کہ اللہ کے رسول نے یہ چادر عنایت فرما کر تمہیں امان دی ہے۔ صفوان بن اُمیّہ یونڑوں کا رئیس تھا۔ بت پرستی اور رنگ رلیوں میں اس کا دل خوب ٹھکتا۔ اسلام سے اسے بیر تھا۔ یہ دشمنی اس وقت اور بھی بڑھی جب جنگِ بدر میں اس کا باپ اُمیّہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ پھر تو اس کے سینے میں وہ آگ بھڑکی وہ آگ بھڑکی کہ وہ شہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے جلنے لگا اور آپ کی جان کے درپے ہوگیا۔ بڑی کوششوں سے اس نے عمیر بن وَہَب کو ملا لیا۔ زہر میں بجھا ہوا ایک خنجر اسے فراہم کیا۔ بہت سا زرِ نقد دیا۔ اس کے بال بچوں کی پرورش کا ذمہ لیا اور اسے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ مدینۃ النبی میں کچھ دن کے لیے جا رہے گا۔ اور موقع ڈھونڈ کر خاکم بدہن......رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ناپاک خنجر کا نشانہ بنائے گا۔

انسانی جان کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار خبردار کیا ہے کہ محض دشمنی کی بنا پر یا مال و دولت کے لیے بھی کبھی کسی کی جان نہ لینا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ نماز کے بعد سب سے پہلے خون کے دعوے پیش ہوں گے۔ اگر کسی نے ایک آدمی کو قتل کیا تو گویا اس نے ایک پوری نسل کو ختم کر دیا ایک جگہ ارشاد ربانی ہے کہ:

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ.

کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا۔

جو لوگ خاندان یا سیاسی جھگڑوں کسی اشتعال یا حرص و ہوس کی بنا پر اللہ کے بندوں کی جان لیتے ہیں وہ سخت ظالم اور بدذات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے توبہ کے دروازے اس نے سب پر کھلے رکھے ہیں لیکن قاتل پر توبہ کے دروازے بند ہیں۔ اس لیے اپنے گناہ تو وہ معاف کر دیتا ہے لیکن بندوں کے آزار وہ معاف نہیں کرتا۔ سننِ ابن ماجہ میں ہے ایک موقع پر ارشادِ نبوی ہوا کہ:

ایک مسلمان کے ناحق مارے جانے کے مقابلے میں اللہ کے نزدیک تمام دنیا کا مٹ جانا زیادہ آسان ہے۔

اس سے بڑھ کرخونِ انسانی کا احترام اور کیا ہوگا؟

طبقاتِ ابنِ سعد میں ہے کہ عمیر بن وَہَب مدینہ پہنچے اور کچھ دن وہاں رہے۔ تو ان کے دل کی کیفیت ہی بدل گئی ایک بار چہرۂ انور پر نگاہیں کیا پڑیں کہ دل روشن ہوگیا۔ انہوں نے زہریلا خنجر جانے کہاں پھینک دیا۔ دوڑے دوڑے مسجدِ نبوی پہنچے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعت کرلی۔ بیعت ہی نہیں کی بلکہ اپنی آمد کی ساری تفصیل بھی کہہ سنائی۔ آپ مسکراتے ہوئے سب کچھ سنتے رہے۔ غم وغصے کا ذرا اظہار نہ کیا۔ ہجرت کے آٹھویں سال اللہ کے رسول فتحِ مکہ کے لیے نکلے تو عمیر بن وَہَب بھی ہم رکاب تھے۔ یہاں پہنچ کر رحمتِ عالم نے اہلِ مکّہ کو امنِ عام عطا فرمایا۔ اس طرح اُمّتِ مسلمہ کو سبق دیا کہ سیاسی جھگڑے ہوں یا عقائد ونظریات کے بکھیڑے اگر عفو ودرگزر سے کام لیا جائے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

صفوان بن اُمیّہ اور اس کے بہت سے ساتھی اسلامی لشکر کو دیکھ کر ہی مکہ سے فرار ہوگئے تھے۔ عام معافی کے باوجود ان گنہگارانِ ازلی کو ہمت نہ پڑتی تھی کہ لوٹ آتے۔ عمیر بن وَہَب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا کہ...... یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ صفوان میرا دوست ہے وہ مارے ڈر کے مکّہ چھوڑ کر جدہ چلا گیا ہے۔ رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے دوست کو بلالو! میں نے اسے امان دی، عمیر یہ سن کر نہال ہوگئے۔ عرض کیا کہ...... یا حبیب اللہ! کوئی نشانی عطا ہو کہ اسے دیکھ کر صفوان کو اپنی جاں بخشی کا یقین آجائے۔ اللہ کے رسول نے اپنے جسمِ اطہر سے چادر اتار کر اُنہیں عنایت فرمائی، عمیر دونوں جہاں کی یہ دولت سمیٹ کر سیدھے جدہ پہنچے اور صفوان کو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوش خبری سنائی۔

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ صفوان جدّے سے لوٹا تو سیدھا خدمتِ نبوی میں پہنچا۔ عرض کیا کہ...... مجھے آپ دو مہینے کی مہلت دیں تو میں سوچ لوں کہ مجھے کیا کرنا ہے؟

استیعاب میں ہے کہ ارشادِ نبوی ہوا کہ...... تمہیں چار مہینے کی مہلت ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ اسے مہلت دی بلکہ جنگِ حُنین سے لوٹتے ہوئے اسے سو اونٹوں کا فیاضانہ عطیہ بھی دیا تاکہ اسے یقین ہوجائے کہ آپ کے دل میں اس کے خلاف ذرا بھی میل نہیں۔ بات یہ ہے کہ ہمارے دین میں زور اور زبردستی ہے ہی نہیں۔ اگر مسلمانوں نے جبر واکراہ سے کام لیا ہوتا تو سات سو برس حکمرانی کرنے کے بعد آج بھارت میں ایک ہندو دکھائی نہ دیتا۔ ہسپانیہ کی مثال دنیا کے سامنے ہے وہاں بھی ہم نے کوئی آٹھ سو برس تک حکمرانی کی مگر مقامی آبادی کی نسل کشی کا خیال کبھی ہمارے دل میں نہ آیا اور جب ہماری بازی پلٹی تو انہی ناشکروں نے مسلمانوں کے خون سے ایسی ہولی کھیلی کہ آج ہسپانیہ

میں ایک مسلمان نہیں ملتا۔ ہمیں رنگ ونسل، زبان ومذہب کے نام پر کسی طرح کیا تعصب روا رکھنے کا حکم نہیں، اسلام نے محبت اور عافیت کا پیام عام کیا ہے۔ اللہ کے رسول کا اسوۂ حسنہ یہی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر کے صفوان بن اُمیّہ بت پرستی پر قائم رہا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا ضمیر اسے ڈسنے لگا اور زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ وہ ایمان لے آیا کیونکہ اسے رؤف ورحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف وکرم بھولتا نہ تھا۔

حکمت اور دل آویزی سے دنیا والوں کو اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور پیار وسلیقے کے ساتھ بات سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کرو۔ سورۃ النحل میں یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اس ارشاد کا کیا کہنا۔ اصلاح کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ ممکن ہی نہیں۔ اس لیے اس نے اپنے رسولوں کو حکمت اور دل آویزی عطا فرمائی اور اپنے نبی آخر الزماں کو اس کا بہترین نمونہ بنایا۔

''میری باتیں انہیں بھی پہنچا دو جو میری مجلسوں میں حاضر نہیں''

صحابۂ کرام سے یہ معلم کتاب وحکمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے۔ شمعِ نبوی کے پروانوں نے بڑے اہتمام سے یہ باتیں دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ کام آج بھی جاری ہے اور رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ یہی فطرت کا تقاضہ بھی ہے۔

تبلیغ کا فریضہ مسلمانوں نے بھلا دیا حالانکہ ہر مسلمان پر اس کی ذمہ داری ہے۔ جہاں اس طرح سچی اور اچھی بات عام ہوتی ہے وہاں ہر مسلمان کی اپنی واقفیت بھی بڑھتی ہے۔ دینی علوم سے بھی اور اللہ کے بندوں سے بھی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوانوں میں اب یہ خیال جاگ رہا ہے۔ ترقی یافتہ دنیا کی سوسائٹی میں بیٹھ کر ان کا یہ خیال اور بھی بڑھ گیا ہے۔ یہ بڑا نیک فال ہے، اسلام بڑا سائنٹیفک مذہب ہے۔ اس نے ہمیں ازلی اور ابدی اصول دیے ہیں۔ معروف اور منکر ہمارے سن میل ہیں...... اچھائیوں کو لے لو اور برائیوں کو چھوڑ دو۔ کسے اس بات سے انکار ہوگا؟ دنیا کے کسی خطے کا کوئی آدمی قیامت تک اسے جھٹلا نہیں سکتا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ یہ نہیں تو اور کیا ہے؟ ہماری ثقافت کے نشان جانے کہاں کہاں ڈھونڈے جا رہے ہیں۔ کاش! بھلے مانس سمجھ لیتے کہ ہماری ثقافت ہے...... اسوۂ حسنہ

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501